ع جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی



اِسلام اور سیاست

- مذہب اور سیاست
- شریعت و سیاست
- مروّجہ سیاست کے شرعی احکام
- اسلام میں جمہوریت کا تصوّر
- غیر اسلامی حکومت کے شرعی احکام
- اسلامی حکومت کا بنیادی اصول شوریٰ
- اسلامی مملکت میں حکومت الٰہیہ
- ووٹ کی اسلامی حیثیت
- ووٹر کی شرعی حیثیت
- عورت کی سربراہی

مجموعۂ افادات

حکیم الامت مجدد الملت

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

مع رسالہ: حکیم الامت کے سیاسی افکار

از شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

اِدارہ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

(061-4540513-4519240

اسلام اور سیاست

مجموعۂ افادات

حکیم الامت مجدد الملت

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

و دیگر اکابرین

مع رسالہ

حکیم الامت کے سیاسی افکار

از

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

ترتیب جدید

محمد اسحٰق ملتانی

مدیر ماہنامہ "محاسن اسلام" ملتان

ادارۂ تالیفات اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان فون:4540513-4519240

اسلام اور سیاست

تاریخ اشاعت.....................ربیع الاوّل ۱۴۲۷ھ

ناشر.........................ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

طباعت.....................سلامت اقبال پریس ملتان

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ...چوک فوارہ...ملتان   مکتبہ رشیدیہ.......راجہ بازار........راولپنڈی

ادارہ اسلامیات..........انارکلی........لاہور   یونیورسٹی بک ایجنسی.....خیبر بازار.......پشاور

مکتبہ سید احمد شہید.......اردو بازار.......لاہور   ادارۃ الانور.........نیو ٹاؤن.......کراچی نمبر 5

مکتبہ رحمانیہ.......اُردو بازار ....لاہور   مکتبہ المنظور الاسلامیہ...جامعہ حسینیہ...علی پور

مکتبہ المنظور الاسلامیہ..........بلاک زیڈ.......مدینہ ٹاؤن.......بنک موڑ.......فیصل آباد

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K   119-121- HALLIWELL ROAD
(ISLAMIC BOOKS CENTERE   BOLTON BL1 3NE. (U.K.)

طلبہ مدارس کی سیاست میں شرکت

سخت افسوس ہے کہ بعض لوگوں کی یہ حالت ہے کہ علم دین میں مشغول ہونے کو فضول اور بے کار سمجھتے ہیں نہ معلوم یہ سبق کہاں سے حاصل کیا ہے یورپ میں بھی تو یہ طریقہ نہیں، وہاں بھی بعض اوقات اس قسم کی (سیاسی) تحریکات ہوتی ہیں مگر جو جماعت علم حاصل کرنے میں مشغول ہے اس کو ان تحریکات میں شرکت کی اجازت نہیں دی جاتی۔ (الافاضات ص ۱۳ ج ۱)

میری رائے ہے کہ کسی تحریک میں بھی طالب علم کو شرکت کی اجازت نہ ہونا چاہئے۔ آئندہ کے لئے اس میں سخت نقصان ہے جو اس وقت محسوس نہیں ہوتی۔ آخر میں پوچھتا ہوں کہ جب پڑھنے پڑھانے میں کوئی مشغول نہ رہے گا۔ تو پھر کام کرنے والی علماء کی جماعت کہاں سے پیدا ہوگی.......... جو کرنا ہے تم ہی کرو۔ طلبہ کو تو اپنے کام میں لگا رہنے دو تا کہ آئندہ دین کے احکام بتلانے والی جماعت کا سلسلہ جاری رہے۔ کیا یہ خیال ہے کہ آئندہ دین کی ضرورت ہی نہیں رہے گی جیسا کہ کہتے ہیں کہ مسائل کا وقت نہیں کام کا وقت ہے...... میں کہتا ہوں اگر دین نہ رہا اور احکام اسلام کو پامال کرنے کے بعد کوئی کام بھی کیا تو وہ کام پھر دین کا نہ ہوگا۔

طلبہ کو اس قسم کی کمیٹیوں اور جلسوں میں شرکت کی اجازت ہرگز ہرگز نہیں دینا چاہئے۔ کیا ان کاموں کے لئے طلبہ ہی رہ گئے ہیں۔ اور مسلمان کچھ کم ہیں ان سے کام لو۔

(الافاضات ص ۹۹ ج ۱، ص ۱۲۱ ج ۱)

دینی مدارس میں سیاست کی تعلیم

فرمایا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسے علوم اولین و آخرین کے جاننے والے کے لئے فن یا باغبانی کا مسئلہ تابیر سے واقف ہونا لازم نہیں (جیسا کہ مشکوٰۃ شریف کی روایت میں آیا ہے) تو معلوم ہوگیا کہ یہ کوئی نقص (اور عیب) نہیں۔ پھر غضب ہے کہ نبی کا تو فنون سے واقف نہ ہونا کوئی نقص (عیب) نہ ہو۔ اور ایک مولوی بیچارہ اگر فن سیاست نہ جانتا ہو تو س کا یہ نقص سمجھا جائے۔ اور اس کو ملامت کا نشانہ بنایا جائے۔

تو تعلیم یافتوں کی کیا شکایت آج کل کے مولوی خود پھسل گئے۔ چنانچہ بعض لوگوں نے یرے سامنے خود یہ تجویز پیش کی کہ علماء کو ماہر سیاست ہونا چاہئے۔ ان کو مصر پہنچایا جائے

بیروت بھیجا جائے۔ تاکہ وہاں کے ماہرین سیاست سے وہ سیاست سیکھ کر آئیں۔ اور یہاں کے مدارس دینیہ میں طلبہ کو سیاست کا باقاعدہ نصاب تجویز کر کے سیاست کا درس دیا کریں۔

میں نے کہا کہ اس کے بجائے کہ یہاں سے علماء وہاں سیاست سیکھنے کے لئے بھیجے جائیں، وہاں سے ماہرین سیاست کو تنخواہ دے کر بلایا جائے اور وہ علماء کے سامنے اپنے سیاسی اصول کو پیش کر کے ان کے متعلق احکام شرعیہ پوچھیں، اور علماء انہیں سیاسی جزئیات کے متعلق شرعی احکامات بتلائیں اس طرح ماہرین سیاست تو ماہر شریعت ماہر ہو جائیں۔ اور ماہرین شریعت ماہر سیاست ہو جائیں.......... بس اس وقت تو ہاں ہاں کرتے رہے پھر وہی خبط۔ (افاضات الیومیہ ص ۹۷ ج ۱۰)

مروجہ سیاست میں علماء کے شریک نہ ہونے کی ایک وجہ

ہندوستان میں موجودہ سیاست کا حاصل یہ ہے کہ گورنمنٹ کے قانون کے ماتحت رہ کر اپنے حقوق کی حفاظت کی جائے.......... لہٰذا موجودہ سیاست کے لئے ضروری ہوا کہ گورنمنٹ کے تمام قوانین پر بھی عبور ہو اور انگریزوں (یعنی حکام) کی طبیعت اور مزاج سے بھی پوری واقفیت ہو۔ اور یہ بات پیدا ہوتی ہے ان میں گھل مل کر رہنے سے۔ اور ظاہر ہے کہ علماء ان سب باتوں سے ناواقف ہیں۔ تو یہ اگر سیاست میں بحیثیت لیڈر کام کریں گے تو ان کی ناواقفی کے سبب مسلمانوں کو بجائے نفع کے نقصان پہنچے گا۔ پھر تجربہ شاہد ہے کہ عام سیاسی لیڈر ملکی مصلحتوں کو دین پر مقدم رکھتے ہیں اور جب مصلحت و مذہب میں تعارض ہوتا ہے تو مذہب میں بعید تاویل کرنے میں دریغ نہیں کرتے علماء بھی اس میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور ان کی تاویل چونکہ برنگ دین ہوتی ہے اس لئے وہ عام مسلمانوں کو زیادہ غلطی میں مبتلا کرتی ہے۔ (البدائع بدیعہ نمبر ۱۰ ص ۲۷)

علماء کو سیاست میں حصہ لینا کب ضروری ہے؟

اگر کسی وقت کوئی سیاسی جماعت ایسی نہ ہو جو کہ علماء سے احکام پوچھ پوچھ کر عمل کیا کرے جیسا کہ اس وقت غالب ہے تو اس وقت علماء ایسی جماعت کے پیدا ہونے کے منتظر نہ رہیں ورنہ محبان دنیا (مفاد پرست لیڈر) دینی مقاصد کو (اور امت کو) تباہ کر دیں گے۔ بلکہ وہ خود اپنے میں سے ایسی جماعت بنائیں جو علم و عمل دونوں میں سیاست و شریعت کے